السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نماز مغرب کے بعد مطلع ابر آلود ہوتا ہے ، معمولی بوندا باندی بھی ہوتی ہے ،گھنے بادل چھائے ہوتے ہیں ، زیادہ بارش آنے کا امکان ہوتا ہے ،ایسے حالات میں نماز مغرب کے ساتھ نماز عشا پڑھنے کی اجازت ہے ،کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے ،کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ تم نے نماز کو بروقت ادا کرنا ہے ۔[1]

اگر کوئی عذر ہو تو ایک نماز کو دوسری نماز کے وقت میں جمع کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی دو صورتیں ہیں ۔

1پہلی نماز کے وقت میں دوسری نماز کو ادا کرنا اسے جمع تقدیم کہتے ہیں ، جیسا کہ مغرب میں عشا پڑھنا یا ظہر کے وقت عصر پڑھنا ۔

2۔ دوسری نماز کے وقت پہلی نماز پڑھنا مثلاً عشاء کے وقت مغرب پڑھنا یا ظہر کو موخر کرکے عصر کے وقت میں ادا کرنا اسے جمع تاخیر کہتے ہیں ۔

جمع کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ظہر کو آخری وقت اور عصر کو اول وقت بایں طور پر پڑھنا کہ دونوں بظاہر جمع ہو جائیں اس کو جمع صوری کہتے ہیں لیکن یہ انتہائی مشکل ہے کیونکہ آخری وقت اور پہلے وقت کے اتصال کا پتہ چلانا ، اس کا انتظار کرنا پھر اپنے اپنے صحیح وقت میں دونوں کو جمع کرنا ، اس میں سہولت کے بجائے بہت زیادہ حرج ہے ، بہر حال کسی عذر کی بنا پر دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے ، وہ عذر سفر ، مرض ، خوف ، بارش اور کوئی بھی ہنگامی ضرورت ہو سکتی ہے ۔ مثلاً دونوں نمازوں کے لیے الگ الگ وضو کرنے میں دقت ہو یا کسی جگہ کسی اجتماعی معاملے پر گفتگو ہو رہی ہو اور درمیان میں وقفہ کرنا مناسب نہ ہو یا کوئی ڈاکٹر لمبا نازک آپریشن کر رہا ہو وغیرہ تو ایسے حالات میں دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے اگر موسم خراب ہو اور بارش آنے کا قوی امکان ہو تو پھر ایسے مقام جہاں دوران بارش مسجد میں آنا دشوار ہو تو ایسے حالات میں مغرب کے ساتھ پڑھنے میں حرج نہیں ۔ چنانچہ جب اصحاب اقتدار بارش کی وجہ سے مغرب اور عشا کی نمازیں جمع کرتے تو حضرت عبد اللہ بن عمر علیہ الصلاۃ والسلام بھی ان کے ساتھ ان نمازوں کو جمع کر لیتے تھے ۔[2]

بہر حال تیز بارش کی وجہ سے نمازوں کو جمع کیا جا سکتا ہے ، اس میں کوئی حرج نہیں ہے ، صحیح مسلم کی روایات میں بھی اسی کا اشارہ ملتا ہے ۔[3]

---

[1] صحیح مسلم ، المساجد : ۶۴۸ ۔

[2] موطا امام مالک ، قصر الصلوۃ ، باب الجمع بین الصلاتین ۔

[3] صحیح مسلم ، صلوۃ المسافرین : ۱۶۳۳ ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:102

محدث فتویٰ